تقریر بابت قرآن کریم
وقت 5-7منٹ

✿✿✿ تقریر ✿✿✿

"فِیۡهِ شِفَآءٌ لِّلنَّاسِ"

(حضرت مسیح موعودؑ اور خلفائے جماعت کے فرمودات کی روشنی میں)

(تقریر نمبر2)

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔

وَاَوۡحٰی رَبُّكَ اِلَی النَّحۡلِ اَنِ اتَّخِذِیۡ مِنَ الۡجِبَالِ بُیُوۡتًا وَّمِنَ الشَّجَرِ وَمِمَّا یَعۡرِشُوۡنَ۔ ثُمَّ كُلِیۡ مِنۡ كُلِّ الثَّمَرٰتِ فَاسۡلُكِیۡ سُبُلَ رَبِّكِ ذُلُلًا ؕ یَخۡرُجُ مِنۡۢ بُطُوۡنِهَا شَرَابٌ مُّخۡتَلِفٌ اَلۡوَانُهٗ فِیۡهِ شِفَآءٌ لِّلنَّاسِ ؕ اِنَّ فِیۡ ذٰلِكَ لَاٰیَةً لِّقَوۡمٍ یَّتَفَكَّرُوۡنَ (النحل:69-70)

قرآں خدا نما ہے خدا کا کلام ہے
بے اُس کے معرفت کا چمن ناتمام ہے
جو لوگ شک کی سردیوں سے تھرتھراتے ہیں
اس آفتاب سے وہ عجب دُھوپ پاتے ہیں
دنیا میں جس قدر ہے مذاہب کا شور و شر
سب قصہ گو ہیں نور نہیں ایک ذرّہ بھر
پر یہ کلام نورِ خدا کو دکھاتا ہے
اسکی طرف نشانوں کے جلوہ سے لاتا ہے

(درثمین)

معزز سامعین! ہم آج تقریر کی ابتداء میں تلاوت کی جانے والی قرآنی آیت میں بیان فِیۡهِ شِفَآءٌ لِّلنَّاسِ کے مطابق شہد کو بطور شفا بیان کر رہے ہیں۔ آج حضرت مسیح موعودؑ اور خلفائے جماعت کے فرمودات اور ارشادات کی روشنی میں یہ مضمون بیان کرنے کی کوشش کروں گا۔ وباللہ التوفیق

سامعین! حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:

"یہ امر ضروری ہے کہ وحی شریعت اور وحی غیر شریعت میں فرق کیا جاوے بلکہ اس امتیاز میں تو جانوروں کو جو وحی ہوتی ہے اس کو بھی مدّ نظر رکھا جاوے۔ بھلا آپ بتلاویں کہ قرآن شریف میں جو یہ لکھا ہے وَاَوۡحٰی رَبُّكَ اِلَی النَّحۡلِ تو اب آپ کے نزدیک شہد کی مکھی کی وحی ختم ہو چکی ہے یا جاری ہے…جب مکھی کی وحی اب تک منقطع نہیں ہوئی تو انسانوں پر جو وحی ہوتی ہے وہ کیسے منقطع ہو سکتی ہے۔ ہاں یہ فرق ہے کہ ان کی خصوصیت سے اس وحی شریعت کو الگ کیا جاوے ورنہ یوں تو ہمیشہ ایسے لوگ اسلام میں ہوتے رہے ہیں اور ہوتے رہیں گے جن پر وحی کا نزول ہو۔ حضرت مجدد الف ثانی اور شاہ ولی اللہ صاحب بھی اس وحی کے قائل ہیں اور اگر اس سے یہ مانا جاوے کہ ہر ایک قسم کی وحی منقطع ہو گئی ہے تو یہ لازم آتا ہے کہ امور مشہودہ اور محسوسہ سے انکار کیا جاوے۔ اب جیسے کہ ہمارا اپنا مشاہدہ ہے کہ خدا کی وحی نازل ہوتی ہے پس اگر ایسے شہود اور احساس کے بعد کوئی حدیث اس کے مخالف ہو تو کہا جاوے گا کہ اس میں غلوّ ہے خود غزنوی والوں نے ایک کتاب حال میں لکھی ہے جس میں عبداللہ غزنوی کے الہامات درج کئے ہیں۔"

(تفسیر حضرت مسیح موعود علیہ السلام جلد 5 صفحہ 65)

اور اسی سورت کی آیت 70 ثُمَّ كُلِي مِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ فَاسْلُكِي سُبُلَ رَبِّكِ ذُلُلًا ۭ يَخْرُجُ مِنْۢ بُطُوْنِهَا شَرَابٌ مُّخْتَلِفٌ اَلْوَانُهٗ فِيْهِ شِفَاۗءٌ لِّلنَّاسِ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ کی تفسیر میں آپ علیہ السلام فرماتے ہیں۔

"(شہید) یہ لفظ شہد سے بھی نکلا ہے۔ عبادتِ شاقّہ جو لوگ برداشت کرتے ہیں اور خدا کی راہ میں ہر ایک تلخی اور کدورت کو جھیلتے ہیں اور جھیلنے کے لئے طیار ہو جاتے ہیں۔ وہ شہد کی طرح ایک شیرینی اور حلاوت پاتے ہیں اور جیسے شہد فِيْهِ شِفَاۗءٌ لِّلنَّاسِ کا مصداق ہے یہ لوگ بھی ایک تریاق ہوتے ہیں۔ ان کی صحبت میں آنے والے بہت سے امراض سے نجات پا جاتے ہیں۔"

(تفسیر حضرت مسیح موعود علیہ السلام جلد 5 صفحہ 65)

پھر فرمایا۔

"دوسری تمام شیرینیوں کو تو اطباء نے عفونت پیدا کرنے والی لکھا ہے مگر یہ ان میں سے نہیں ہے۔ آنب وغیرہ اور دیگر پھل اس میں رکھ کر تجربے کئے گئے ہیں کہ وہ بالکل خراب نہیں ہوتے۔ سالہا سال ویسے ہی پڑے رہتے ہیں۔"

(فرمایا کہ)

"خدا تعالیٰ نے اسے شِفَاۗءٌ لِّلنَّاسِ کہا ہے واقعی میں عجیب اور مفید شئے ہے تو کہا گیا ہے یہی تعریف قرآن شریف کی فرمائی ہے۔ ریاضت کش اور مجاہدہ کرنے والے لوگ اکثر اسے استعمال کرتے ہیں۔ معلوم ہوتا ہے کہ ہڈیوں...وغیرہ کو محفوظ رکھتا ہے۔

اس میں ال جو ناس کے اوپر لگایا گیا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ جو اس کے اپنے (یعنی خدا تعالیٰ کے) ناس (بندے) ہیں اور اس کے قرب کے لئے مجاہدے اور ریاضتیں کرتے ہیں ان کے لئے شفا ہے کیونکہ خدا تعالیٰ تو ہمیشہ خواص کو پسند کرتا ہے عوام سے اسے کیا کام۔"

(تفسیر حضرت مسیح موعود علیہ السلام جلد 5 صفحہ 65)

سامعین! ذیابیطس کی مرض کے ذکر پر حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ

"اس سے مجھے سخت تکلیف تھی۔ ڈاکٹروں نے اس میں شیرینی کو سخت مضرّ بتلایا ہے۔ آج مَیں اس پر غور کر رہا تھا تو خیال آیا کہ بازار میں جو شکر وغیرہ ہوتی ہے اسے تو اکثر فاسق فاجر لوگ بناتے ہیں اگر اس سے ضرر ہوتا ہو تو تعجّب کی بات نہیں مگر عَسل (شہد) تو خدا کی وحی سے طیار ہوا ہے اس لئے اس کی خاصیت دوسری شیرینیوں کی سی ہرگز نہ ہوگی اگر یہ ان کی طرح ہوتا تو پھر سب شیرینی کی نسبت شِفَاۗءٌ لِّلنَّاسِ فرمایا جاتا مگر اس میں صرف عَسل ہی کو خاص کیا ہے۔ پس یہ خصوصیت اس کے نفع پر دلیل ہے اور چونکہ اس کی طیاری بذریعہ وحی کے ہے اس لئے مکھی جو پھولوں سے رسؔ چوستی ہوگی تو ضرور مفید اجزاء کو ہی لیتی ہوگی۔ اس خیال سے مَیں نے تھوڑے سے شہد میں کیوڑا ملا کر اسے پیا تو تھوڑی دیر کے بعد مجھے بہت فائدہ حاصل ہوا حتّٰی کہ مَیں نے چلنے پھرنے کے قابل اپنے آپ کو پایا اور پھر گھر کے آدمیوں کو لے کر باغ تک چلا گیا اور وہاں دس رکعت اشراق نماز کی ادا کیں۔"

(تفسیر حضرت مسیح موعود علیہ السلام جلد 5 صفحہ 66-67)

سامعین! الہام اور وحی کے حوالہ سے حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ تحریر فرماتے ہیں۔

"وَاَوْحٰی۔ وحی کے اقسام بہت ہیں جس میں سے چند یہ ہیں زمین کو وحی ہوتی ہے بِاَنَّ رَبَّكَ اَوْحٰى لَهَا (الزلزال:6) اور آسمان کو بھی جیسے وَاَوْحٰى فِيْ كُلِّ سَمَاۗءٍ اَمْرَهَا (حٰم السجدۃ:13) پھر مکھی کو جیسے وَاَوْحٰى رَبُّكَ اِلَى النَّحْلِ (النحل:69) عورتوں کو وَاَوْحَيْنَآ اِلٰٓى اُمِّ مُوْسٰٓى (القصص:8) عام سعادت مندوں کو اِذْ اَوْحَيْتُ اِلَى الْحَوَارِيّٖنَ (المائدۃ:111) یہ نبیوں کے درجہ سے نیچے کی وحییں ہیں۔"

حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ سورۃ النحل آیت 69 کی تشریح میں رقم طراز ہیں۔

"وحی الٰہی کی ضرورت کے متعلق یہ تیسری مثال بیان فرمائی ہے اور اس میں پہلی دو مثالوں سے بھی زیادہ وضاحت ہے۔ یہاں فرمایا ہے کہ ہم نے نحل یعنی شہد کی مکھی کی طرف بھی اس کے ظرف کے مطابق ایک وحی کی ہے اور وہ وحی یہ ہے کہ پہاڑوں پر یا درختوں پر یا عرشوں پر گھر بنا۔ یہ وحی استعدادِ باطنی ہے جو شہد کی مکھی میں پیدا کی گئی ہے اور اس آیت میں اس طرف اشارہ ہے کہ تمام کائنات کا کارخانہ وحی الٰہی پر چل رہا ہے۔ کسی پر وحی خفی نازل ہوتی ہے کسی پر وحی جلی۔ مگر بہر حال سب کارخانہ

وحی پر چل رہا ہے یعنی اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی طاقتوں اور میلانوں پر چل کر ہی ہر چیز اپنا صحیح فرض ادا کرتی ہے۔ اگر اس طریق کو چھوڑ دے تو کبھی اپنا فرض اچھی طرح ادا نہ کر سکے۔

اس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ خدا کی وحی بہت وسیع ہے۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد وحی نہیں آسکتی حالانکہ اس آیت سے جانوروں کو بھی وحی ثابت ہوتی ہے۔ اس وحی سے Instinct یعنی طبعی میلانوں کی طرف اشارہ ہے۔ اس قسم کی وحی عارضی طور پر انسان کو بھی ہوتی ہے۔ بعض دفعہ یکدم اس کو کوئی خیال آتا ہے جو اس کے لئے بہت مفید ہوتا ہے۔ دنیا کے تمام موجد یہی کہتے ہیں کہ اکثر ایجادوں کا خیال ان کے دل میں یکدم پیدا ہوا یا ایجاد کا خیال تو علمی تحقیق کے سلسلہ میں پیدا ہوا لیکن کئی درمیانی مشکلات کا حل ایک فوری ذہنی لہر کے پیدا ہونے سے حاصل ہوا۔"

(تفسیر کبیر جلد 4 صفحہ 193-194)

پھر اسی تسلسل میں آپؓ فرماتے ہیں۔

"اسی طرح نحل کا بھی بڑا عظیم الشان نظام ہے۔ بعض ماہروں کا خیال ہے کہ انسانوں کے نظام سے ان کا نظام بہتر ہوتا ہے۔ ان کا احساس بعض باتوں میں انسان سے زیادہ ہوتا ہے۔ ان کے ہر چھتہ میں ایک ملکہ ہوتی ہے۔ سب مکھیاں اس کی پیروی کرتی ہیں۔ ان کی نسلیں علیحدہ علیحدہ ہوتی ہیں انسانوں کی طرح سب مل کر نہیں رہتیں۔ جب نئی ملکہ پیدا ہوتی ہے تو پرانی مکھیاں اس کو مارنا چاہتی ہیں تو ساری نئی جوان مکھیاں اس کا پہرہ دیتی ہیں اور مل کر اس کی حفاظت کرتی ہیں وہ ملکہ بڑی ہو کر اپنے ساتھیوں سمیت علیحدہ چھتہ بناتی ہے۔ پھر ملکہ لڑائی کر کے یا تو پہلی بڑی مکھیوں کو پہلے چھتہ سے نکال دیتی ہے یا شکست کھا کر دوسری جگہ پر چلی جاتی ہے۔ ان کے نظام کی اور بھی تفصیلات ہیں جو حیرت انگیز ہیں خدا تعالیٰ نے نحل کے ذکر کو اس لئے چنا ہے کہ یہ معلوم ہو کہ ایک بالا ہستی ہے جس نے اسے یہ علم دیا ہے اور اس کو ایسا نظام دیا ہے جو خود اس کا سوچا ہوا نہیں ہے۔ نیز اس مثال کو اس لئے چنا ہے کہ شہد کی مکھی کا نظام معمولی غور سے نظر آجاتا ہے اور اس لئے بھی کہ اس سے ایک ایسی غذا پیدا ہوتی ہے جسے انسان نے بہترین سمجھا ہے۔ اس نظام کا اس میں پایا جانا یہ بتاتا ہے کہ اس میں عقل ہے۔ مگر اس کا ایک ہی حالت میں رہنا اور ترقی نہ کر سکنا یہ بتاتا ہے کہ وہ نظام اس کو کسی اور ہستی نے دیا ہے اور باہر سے آیا ہے اس نے خود وہ نظام تیار نہیں کیا۔

اس آیت میں اس طرف بھی توجہ دلائی گئی ہے کہ نحل یعنی شہد کی مکھیاں بھی مختلف قسم کی ہیں بعض پہاڑوں میں چھتے بناتی ہیں، بعض میدان کے درختوں پر اور بعض گھروں یا ان عرشوں پر جو انگور وغیرہ کے لئے تیار کئے جاتے ہیں۔ اس سے اس طرف اشارہ کیا ہے کہ انسانوں میں سے مَوردِ وحی بھی ایک سے نہیں ہوتے۔ بعض کا مقام پہاڑ پر ہوتا ہے بعض کا درخت پر اور بعض کا چھتوں اور عرشوں پر۔ یعنی بعض بہت اونچے مقام کے ہوتے ہیں بعض ان سے ادنیٰ اور بعض ان سے ادنیٰ۔ اس میں گویا اسی مضمون کی طرف اشارہ کیا ہے جو آیت تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ (البقرۃ:256) میں بیان کیا گیا ہے۔"

(تفسیر کبیر جلد 4 صفحہ 194-195)

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ نے فرمایا۔

"... خدا تعالیٰ وحی کے ذریعہ بتاتا ہے اور جہاں تک میرا علم ہے اور میرا یہ دعویٰ نہیں ہے کہ میرا علم کامل ہے۔ ساری دنیا میں خدا کی صفات کے جو جلوے ہیں انسان اُن کا احاطہ نہیں کر سکتا لیکن جتنا علم انسان کو دیا جاتا ہے وہ بھی بڑا دلچسپ ہے کہ صرف خدا تعالیٰ کی وحی شہد کی مکھی کو پہلے بتا دیتی ہے کہ تیرے انڈے میں نر نکلے گا یا مادہ نکلے گی۔ اِس لئے اُس نے اپنے چھتے میں مختلف جگہیں بنائی ہوئی ہوتی ہیں۔ اگر نر نکلنا ہو تو ایک اور جگہ جا کر رکھتی ہے اور اگر مادہ نکلنی ہو تو اَور جگہ رکھتی ہے اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے اَوْحٰى رَبُّكَ اِلَى النَّحْلِ یہ بھی وحی کا ایک حصّہ ہے۔ پس خدا تعالیٰ تو ایک ایسی پیار کرنے والی ہستی ہے، ایسی حسن واحسان کی حامل ہستی ہے جو شہد کی مکھی پر بھی قرآن کریم کی اصطلاح میں وحی کے ذریعہ اپنے پیار کا اظہار کر گئی تو پھر انسان سے وہ کیوں پیار نہ کرے گا لیکن خدا کی آواز سننے کے لئے پہلے خدا کا بندہ بننا ضروری ہے۔"

(خطابات ناصر جلد دوم صفحہ 150)

سامعین! حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

”اس کے بعد وحی کی عظمت کا بیان شہد کی مکھی کی مثال دے کر فرمایا گیا۔ کسی دوسرے جانور پر وحی کے نزول کا ذکر نہیں ملتا۔ دیکھا جائے تو شہد کی مکھی اُسی طرح ایک مکھی ہی ہے جیسے عام گندگی پر پلنے والی مکھی ہوتی ہے۔ فرق صرف یہ ہے کہ وحی کے ذریعہ خدا نے اس کو ہر گندگی سے پاک کر دیا۔ یہ اپنے گھر بھی پہاڑوں پر اور بلند درختوں پر اور اُن بیلوں پر بناتی ہے جو بلند سہاروں پر چڑھائی جاتی ہیں۔ پھر اس پر وحی کی گئی کہ وہ ہر پھول کا رسّ چوسے اگرچہ لفظ ثمر استعمال فرمایا ہے مگر اس میں دوہری حکمت یہ ہے کہ مکھی کے اس پھول کو چوسنے کے نتیجہ میں ہی اس میں سے ثمر پیدا ہوتا ہے اور ہر پھل کا عرق اور نچوڑ بھی وہ پھول سے ہی چوستی ہے اور اس کے نتیجہ میں جو شہد بناتی ہے اس میں انسانوں کے لئے ایک عظیم الشان شفا رکھ دی گئی ہے۔

یہاں يَخْرُجُ مِنْۢ بُطُوْنِهَا فرما کر اس طرف اشارہ فرما دیا گیا کہ شہد صرف پھولوں کے رسّ سے نہیں بنتا بلکہ شہد کی مکھی کے بطن سے جو لعاب نکلتا ہے اسے وہ پھولوں کے رس سے ملا کر اور بار بار زبان ہوا میں نکال کر اسے گاڑھا کر کے شہد میں تبدیل کرنے کے بعد چھتوں میں محفوظ کرتی ہے۔

پھر اس کے بعد دو غلاموں کی مثال دی گئی ہے ایک ایسا احمق غلام جس کے کاموں میں کوئی بھی بھلائی نہیں ہوتی اور دوسرا وہ جسے اللہ تعالیٰ رزق حسن عطا فرماتا ہے اور پھر وہ اسے آگے بھی بنی نوع انسان کے فائدے کے لئے خرچ کرتا ہے۔ اس کا بھی شہد کی مکھی سے ایک بہت گہرا جوڑ ہے۔ عام مکھی تو ایسے مملوک کی طرح ہے جس کے اندر کوئی فائدہ نہیں اور شہد کی مکھی ایسے مملوک کی طرح ہے جسے رزقِ حسن عطا کیا جاتا ہے اور پھر وہ آگے بھی بنی نوع انسان کے فوائد کے لئے یہ رزق تقسیم کرتی ہے۔

اس کے بعد مختلف قسم کے غلاموں کی مثال کو آگے بڑھا کر انسانوں پر چسپاں فرمایا گیا ہے۔ وہ مملوک جو اللہ کی وحی سے فیضیاب نہیں ہوتا اور اللہ کو گونگا سمجھتا ہے وہ خود ہی اَبْکَمُ یعنی گونگا ہے۔ وہ تو ایسا ہی ہے کہ جس کام میں بھی ہاتھ ڈالے گا نقصان ہی کا سودا کرے گا۔ خَسِرَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةَ۔ اور دوسرے مملوک خدا کے انبیاء ہوتے ہیں جو بنی نوع انسان کو عدل کی تعلیم دیتے ہیں اور ہمیشہ صراط مستقیم پر رواں رہتے ہیں۔ یاد رکھنا چاہئے کہ شہد کی مکھی کے متعلق بھی یہی فرمایا تھا کہ اپنے ربّ کے رستوں پر چل۔ تو انبیاء اس پہلو سے اس پر بہت بڑی فضیلت رکھتے ہیں کہ اُس ایک سیدھے رستے پر چلتے ہیں جو لازماً اللہ تک پہنچا دیتا ہے۔“

(ترجمۃ القرآن صفحہ 436)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

” قرآن کریم نے شفاء کے حوالے سے خاص طور پر شہد کا ذکر کیا ہے اور اسے شِفَآءٌ لِّلنَّاسِ کہا گیا ہے یعنی انسانوں کے لئے شفا ہے اور اس بات کو مسلمانوں سے زیادہ غیر مسلمانوں نے سمجھا ہے اور جتنی ریسرچ شہد پر ہو رہی ہے۔ اور اس کے خواص بیان کئے جاتے ہیں اور مختلف طریقوں سے مختلف کمبینیشنز (Combinations) بنائی جاتی ہیں۔ اس کی مختلف قسمیں ہیں رائل جیلی (Royal Jelly) ہے۔ اس کے بھی خواص ہیں۔ اس پر بیشمار ریسرچ دنیا میں اس پر ہو رہی ہے اور ہوئی بھی ہے اور ہر ایک یہ ثابت کرتا ہے کہ اس میں شفا ہے اور Propolis دوائی بھی اس سے بنی ہے۔ اس سے تو آئنٹمنٹس (Ointments) بن رہی ہیں۔ یعنی ایسے زخم جو بعض دفعہ کسی بھی دوائی سے ٹھیک نہیں ہو رہے تھے شہد کی آئنٹمنٹ کی دوائی سے ٹھیک ہوتے رہے۔

آج کل شہد کی مکھیوں کے چھتوں پر ایک خاص قسم کے کیڑے کا بھی حملہ ہو رہا ہے جس کی وجہ سے شہد پر ریسرچ کرنے والے بڑے پریشان ہیں یا پالنے والے بھی پریشان ہیں اور یہ دنیا میں بڑے وسیع پیمانے پر ہوا ہے کسی خاص ملک میں نہیں۔ یہ کیڑے کا حملہ ہے جو شہد کی مکھیوں کی موت کا باعث بن جاتا ہے اور شہد کی مکھی کے چھتے میں باوجود بہت ساری حفاظتی روکیں ہوتی ہیں۔ داخل ہونے سے پہلے اینٹی بایوٹک کی قسم کی ایک چیز ان کے سوراخوں میں لگی ہوتی ہے اور جن سے گزرتے ہوئے اپنے آپ کو صاف کر رہی ہوتی ہیں اس کے باوجود ان روکوں سے گزر کر یہ کیڑا حملہ کر رہا ہے اور مکھیوں کی موت کا باعث بن جاتا ہے۔ جیسا کہ مَیں نے کہا اس کی وجہ سے مکھیاں پالنے والے بھی اور ریسرچ والے بھی بڑے پریشان ہیں۔ اس پر بڑی تحقیق ہو رہی ہے کہ اس کیڑے کو کس طرح ختم کیا جائے اور پھر اس بیماری سے کس طرح چھٹکارا پایا جائے۔ بعض یہ کہتے ہیں کہ اگر یہی حال رہا تو چند سالوں میں شہد کی مکھی نہ ہونے کے برابر رہ جائے گی۔ یا بعض جگہوں پر بالکل ختم ہو جائے گی۔ مَیں تو یہ سمجھتا ہوں کہ ان کے یہ اندازے غلط ہیں کہ مکھی ختم ہو جائے گی یا شہد ختم ہو جائے گا کیونکہ یہ مثال جو قرآن کریم نے دی ہے یہ مثال ہی اس بات کی ضمانت ہے کہ یہ

ختم نہیں ہو گا۔ جس طرح قرآن کریم نے رہتی دنیا تک رہنا ہے۔ یہ چیزیں بھی ساتھ ساتھ چلیں گی جن میں اللہ تعالیٰ نے ہمیں بتایا ہے کہ شفاء بھی ہے۔ ہاں یہ ہو سکتا ہے کہ بعض علاقوں میں اللہ تعالیٰ اپنی قدرت دکھانے کے لئے اور انسان کے بڑھے ہوئے شرک کی وجہ سے سزا کے طور پر اس میں کمی کر دے۔ احمدیوں کو بھی ریسرچ میں آنا چاہئے۔ کیونکہ شہد کی مکھی کا سلسلہ بھی وحی کے سلسلے سے جڑا ہوا ہے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ ان کی مدد کرے گا جو وحدانیت اور وحی سے خاص طور پر جڑے ہوئے ہیں۔ اس سوچ کی وجہ سے میں احمدیوں کو کہہ رہا ہوں کہ احمدیوں کو شہد کی مکھی کی ریسرچ میں آکر اس وجہ کو تلاش کرنا چاہئے جس سے باہر کے کیڑے نے آکر شہد کے چھتوں میں یہ فساد پیدا کیا ہے۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ 19/دسمبر 2008ء)

اللہ تعالیٰ ہمیں قرآن کریم پر عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

(کمپوزڈ: منہاس محمود۔ جرمنی)